21523- کتب ستہ کے مولفین

سوال

کتب ستہ کے مولفین کون ہیں اور کیا ان کی کتابوں میں ضعیف احادیث بھی پائی جاتی ہیں ؟ ۔

پسندیدہ جواب

کتب ستہ کے مولفین یہ ہیں :

1– امام بخاری رحمہ اللہ تعالی

2 امام مسلم رحمہ اللہ تعالی

3 امام ابوداود رحمہ اللہ تعالی

4 امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی

5 امام نسائی رحمہ اللہ تعالی

6 امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی

آپ کے سامنے ہر ایک کا مختصر سا سوانحی خاکہ رکھتے ہیں :

اول :

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب :

ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن المغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری ۔

نسبت : امام بخاری کے دادا مغیرہ بخارا کے گورنر یمان جعفی کے غلام تھے ، تو اسلام لانے کے بعد اسی کی طرف منسوب کیے جانے لگے ۔

ولادت اور حالات :

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے 194ھ بخارا میں آنکھ کھولی تو آپ کے والد وفات پا چکے تھے ، دس برس سے بھی کم عمر میں انہوں نے حدیث کو حفظ کرنا شروع کردیا تھا ، جب جوان ہوئے تو مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مکہ میں ہی رہ کر آئمہ فقہ اور اصول حدیث سے علم کا حصول کرتے رہے ۔

تواس کے بعد علم کے حصول کے لیے سولہ برس تک ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے ، جس میں بہت سارے آئمہ حدیث کے سامنے زانوئے تلمذتہ کیے اوراحادیث نبویہ اکٹھی کیں حتی کہ ان احادیث کی تعداد600.000 سے بھی تجاوز کرگئ ۔

اوران احادیث میں انہوں نے ہزار محدثوں سے مراجعہ اورمناقشہ کیا جوکہ صدق وتقوی اور سلیم العقیدہ سے معروف تھے ، توانتی بڑی تعداد احادیث میں سے انہوں نے اپنی کتاب صحیح بخاری کومرتب کیا جس میں انہوں نے صحت کے اعتبار سے دقیق ترین علمی اسلوب متعین کرنے اوراحادیث کی صحت میں تمیزوچھان پھٹک کے بعد صحیح بخاری کومرتب فرمایا حتی کہ انہوں نے اس کتاب میں وہ سب صحیح احادیث جمع نہیں کی جوان کے پاس تھی بلکہ وہ احادیث جمع کیں جو صحیح احادیث میں سے بھی اصح ترین احادیث کا درجہ رکھتی تھیں ۔

اوراپنی کتاب کا (الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ) نام رکھا جوکہ صحیح بخاری کے نام سے معروف ہوچکی ہے ۔

امیر بخارا نے یہ چاہا کہ امام بخاری رحمہ اللہ الباری اس کے گھر جا کر اس کی اولاد کو تعلیم دیں اوراحادیث سنائیں توامام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا" علم ان کے گھر میں ہی دیا جائے گا" یعنی علم کے پاس آیا جاتا ہے نہ کہ علم کسی کے پاس جاتا ہے توجوبھی علم کا حصول چاہتا ہواسے علماء کے پاس ان کے گھر یا پھر مسجد میں جانا ہوگا ، توامیر بخارا اس وجہ سے ان سے حقد کرنے لگا اورانہیں بخارا سے نکلنے کا حکم دے دیا ۔

توامام بخاری رحمہ اللہ الباری سمرقند کے قریب ایک خرتنک نامی بستی جہاں پران کے کچھ اقربا بھی رہائش پزیر تھے وہاں آ گئے اورموت تک وہیں رہے انکی موت 256ھ میں 62 برس کی عمرمیں ہوئی اللہ تعالی ان پررحم فرمائے ، آمین ۔

دوم :

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب اورحالات :

مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری نیساپوری اور کنیت ابوالحسین تھی حفاظ آئمہ حدیث میں ہیں اوراعلام محدثین میں شمار ہوتا ہے ۔

نیساپورمیں امام شافعی رحمہ اللہ الکافی کی وفات والے دن 204ھ میں آنکھ کھولی ابتدائ علم نیساپورمیں ہی حاصل کیا اورجب جوان ہوئے توحصول علم کے لیے عراق اورحجاز کا رخ کیا ، جہاں پرشیوخ کی کثیر تعداد سے سماع کیا اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی سے بہت سارے حدیث کے علماء سے حدیث روایت کی ہے ۔

ان کی مشہورکتب میں صحیح مسلم شامل ہے جوکہ کتب ستہ میں ایک معتمد کتاب کا درجہ رکھتی ہے ، امام مسلم نے اس کتاب کی تالیف میں تقریبا پندرہ برس صرف کیے ، اور صحیح مسلم کا احادیث کی قوت کے اعتبار سے درجہ امام بخاری کی صحیح بخاری کے ساتھ ہے ، اوربہت سے علماء نے اس کی شروحات لکھی ہیں ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی کی کتب میں " کتاب الطبقات ، کتاب الجامع ، کتاب الاسماء ، وغیرہ بھی شامل ہیں جن میں سے کچھ مطبوع اورکچھ مخطوط ہیں ، امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نیساپور کے قریب نصرآباد نامی شہرمیں 57 برس کی عمر261ھ میں اس دارفانی سے کوچ فرماگئے اللہ تعالی ان پررحمت برسائے ۔ ۔

سوم :

امام ابوداود رحمہ اللہ المعبود :

نام ونسب :

سلیمان بن الاشعث بن شداد بن عمرو بن اسحاق بن بشیر الازدی سجستانی ، انہیں سجستان کی طرف نسبت کرتے ہوئے سجستانی کہا جاتا ہے ۔

حالات ورحلات :

ابوداود رحمہ اللہ تعالی اپنے دور میں اھل حدیث کے امام مانے جاتے تھے اور سنن ابوداود کے مؤلف ہیں جو کہ کتب ستہ میں سے ایک ہے ، 202ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی سے فقہ کا علم حاصل کیا اور ان کے ساتھ ہی رہے اور امام احمد سے مشابہت رکھتے تھے ۔

طلب علم کے لیے حجاز عراق اور خراسان ، شام و مصر اور ثغور کی طرف سفر کیا ، ان کے شاگردوں میں امام نسائی اور ترمذی وغیرہ شامل ہیں ان میں بلند درجہ کی صلاح اور تمسک بالدین پایا جاتا تھا انہوں نے اپنی کتاب سنن مین تقریبا (5300) احادیث جمع کی ہیں ۔

امیر ابواحد (الموفق العباسی) نے ان کے سامنے تین چیزیں رکھیں کہ ان پر عمل کرو پہلی یہ کہ بصرہ جا کر اسے اپنا مسکن بنالیں تاکہ طلاب علم وہاں جائیں اور بصرہ آباد ہو، دوسری یہ کہ : اس کی اولاد کو سنن ابوداود پڑھائیں ، اور تیسری یہ کہ : اس کی اولاد کے لیے ایک خاص مجلس ہونی چاہیے اس لیے کہ خلیفہ کے بچے عالم لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے ۔

تو ابوداود رحمہ اللہ المعبود نے جواب دیا کہ پہلی اور دوسری بات تو مانی جاسکتی ہے لیکن تیسری بات کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ علم میں سب لوگ برابر ہیں ، تو موفق العباسی کی اولاد عالم لوگوں کی مجلس میں ہی حاضر ہو کر بیٹھتے تھے صرف عام طلاب اور موفق کی اولاد کے درمیان پردہ ہوتا تھا ۔

ابوداود رحمہ اللہ تعالی بصرہ میں ہی رہے اور وہیں 275ھ میں 73 برس کی عمر میں اس دارفانی سے رحلت کرگئے اللہ تعالی ان پر وسیع رحمت برسائے ۔

چہارم :

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب :

محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن ضحاک السلمی الترمذی ، اور کنیت ابوعیسی ہے ، ماوراء النھر کے علاقہ ترمذ سے تعلق رکھتے ہیں اور اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ترمذی کہا جاتا ہے ۔

آئمہ حدیث میں شمار ہوتے ہیں 209ھ میں پیدا ہوئے اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے اور امام بخاری رحمہ اللہ الباری کے کچھ شیوخ واساتذہ سے بھی حدیث سماعت فرمائی ، خراسان ، عراق اور حجاز کی طرف طلب حدیث کے لیے سفر کیا ۔

حفظ وامانت اور علم حاصل کرنے میں اپنے شیوخ امام احمد بن حنبل اور ابوداود سے شہرت حاصل کی اور الجامع تصنیف فرمائی جو کہ کتب احادیث ستہ میں سے ایک ہے ۔جس میں علل حدیث کے فنون جمع کیے ۔جس سے فقیہ آدمی مستفید ہوتا ہے ، اس لیے کہ وہ حدیث کو ذکر کرتے ہوئے غالبا فقہی حکم بھی ذکر کرتے ہیں اور اس کی اسانید ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ جتنے صحابی بھی اس حدیث کو روایت کرنے والے ہوں ان کا تذکرہ کرنے کے بعد حدیث پر ضعیف اور صحیح کا حکم بھی لگاتے ہیں ۔

اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ فقہاء میں سے اس حدیث کو کس نے لیا اور کس نے اسے نہیں لیا ، تو ان کی یہ کتاب جامع ترمذی سنن میں جامع اور فقیہ کے لیے زیادہ نفع مند ہے ۔

اوران کی دوسری تصانیف میں کتاب الشمائل النبویہ اور علل فی الحدیث شامل ہیں ، مختلف ممالک میں گھوم کر صحیح احادیث اکٹھی کرنے کے بعد زندگی کے آخری ایام میں نابینا ہوگئے تھے ،70 برس کی عمر پاکر179 ھ میں اس دارفانی سے رحلت فرما گئے ، اللہ تعالی ان پر وسیع رحمت برسائے ۔

پنجم :

امام نسائی رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب :

احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار النسائی ، اور کنیت ابوعبدالرحمن تھی ۔

خراسان کے ایک شہر نسا میں (215 ھ) پیدا ہوئے اوراسی کی نسبت سے نسائی کہا جاتا ہے ، اس کی طرف نسائی یا نسوی نسبت ہوتی ہے ، امام نسائی دین کے اعلام اوراپنے دور کے امام اور محدیثین کے ہراول دستے میں تھے ، امام نسائی کی جرح وتعدیل علماء کے ہاں معتبر ہے ۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالی بیان فرماتے ہیں کہ : میں نے ابوالحسن دراقطنی کو کئی بار یہ کہتے ہوئے سنا کہ : ابوعبدالرحمن علم حدیث میں جتنے لوگوں کا بھی ذکر ملتا ہے ان میں مقدم ہیں اوراپنے زمانے میں راویوں پر جرح وتعدیل کرنے میں بھی مقدم تھے ۔

انتہائی درجہ کے متقی اور متورع تھے ، اور صیام داود علیہ السلام کا التزام کیا کرتے تھے جو کہ روزوں میں سے افضل ہیں کہ ایک دن روزہ رکھتے اورایک دن افطار کرتے ۔

بصرہ کو اپنا مسکن بنایا اوروہیں ان کی تصانیف بھی مشہور ہوئیں اور لوگ ان سے حصول علم کیا پھر امام نسائی رحمہ اللہ تعالی دمشق منتقل ہوئے اوروہیں تیرہ صفر 300 ھ کو 85 برس کی عمر میں رحلت فرما گئے ، اللہ تعالی ان پر اپنی رحمتیں برسائے ۔ ،

ششم :

ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب :

محمد بن یزید الربعی القزوینی ، اور کنیت ابوعبداللہ ان کے والد یزید ماجہ کے نام سے معروف تھے اسی بنا پر یہ ابن ماجہ کے نام سے معروف ہیں اورولاء میں ربعیہ کی طرف نسبت سے ربعی مشہور ہیں ۔

حافظ مشہور سنن حدیث کے مولف ابن ماجہ قزوین میں 209 ھ کو پیدا ہوئے اور کتابت حدیث اور حصول علم کے لیے عراق ، بصرہ ، کوفہ ، بغداد ، مکۃ المکرمہ ، شام ، مصر اور ری کی طرف سفر کیا ۔

اوران رحلات میں تین کتابیں تصنیف کیں ، ایک کتاب تفسیر اورایک کتاب تاریخ جس میں صحابہ کرام کے دور سے لیکر ان کے دور تک کے رجال کی خبریں اورحالات مدون کیے ، اور تیسری کتاب سنن ابن ماجہ ہے ۔

بالآخریہ بھی 22 رمضان بروز سوموار 273 ھ میں 64 برس کی عمر پاکر اس دار فانی سے کوچ کر گئے ۔ اللہ تعالی ان پر اپنی رحمت برسائے ۔

کتب ستہ کی احادیث پر حکم :

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو توامت نے شرف قبولیت دے دیا اور اس پر متفق ہیں کہ ان میں جو کچھ پایا جاتا ہے وہ سب صحیح ہے الا یہ کہ بعض الفاظ جو کہ بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے اس لیے نقل کیے ہیں کہ یا تو صراحتا ان کی علت بیان کی جائے اور یا پھر تلمیحا جیسا کہ علماء کرام اور محققین حضرات نے تحقیق کی ہے ۔ مثلا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی ۔

لیکن باقی ساری کتب سنن ، (سنن ابوداود ، نسائی ، ترمذي ، ابن ماجہ) میں ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں کچھ پر توصاحب کتب نے متنبہ کردیا ہے ، ، کیونکہ اصحاب سنن رحمہم اللہ تعالی نے سب احادیث ضعیفہ کی وضاحت نہیں فرمائی کہ یہ ضعیف ہے ، اسی لیے باقی بعض احادیث ضعیفہ کو دوسرے علماء کرام نے بیان کردیا ہے ، اس لیے کہ اصحاب سنن نے احادیث کو باسند بیان کیا ہے جس کی بنا پر اہل علم آسانی سے صحیح اور ضعیف کو سند میں موجود راویوں کے حالات وجرح وتعدیل اور ثقہ اور ضعیف کی بحث کر کے علیحدہ کرسکتے ہیں ۔

اوران علماء رجال میں سے مشہور علماء احمد بن حنبل ، دارقطنی ، یحیی بن معین ، حافظ ابن حجر عسقلانی ، امام ذہبی ، الواقی ، السخاوی ، اور معاصرین میں سے علامہ ناصر الدین الالبانی اور احمد شاکر وغیرہ رحمہم اللہ تعالی اجمعین ہیں ۔

واللہ تعالی اعلم .